ازعدالت عظمی

بہار اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ

بنام

ہوٹل ستکار پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگران

24 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

انڈین الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 – بجلی کی فراہمی بند کرنا – کیا فریقین کے درمیان قرارداد کی عدم موجودگی میں معاہدے کے مطالبے کی بنیاد پر مطالبات کرنے میں الیکٹرسٹی بورڈ جائز ہے – فریقین فروری 1984 تک کی مدت کے لیے تنازعہ کے باہمی تعین پر اتفاق کرتے ہیں جو حکومت کے ذریعے نامزد کیے جانے والے چیف انجینئر کے عہدے سے کم نہیں ہے – اصل کھپت کی بنیاد پر قابل ادائیگی رقم کا تعین کرنے والے چیف انجینئر – منعقد: چیف انجینئر کا فیصلہ فریقین پر پابند ہے۔

مدعاعلیہ نے ایک تحریری عرضی دائر کی جس میں انڈین الیکٹرسٹی ایکٹ 1910 کی دفعہ 24(1) کے تحت مدعاعلیہ بورڈ کے ذریعے مدعاعلیہ کو فراہم کی جانے والی بجلی کو منقطع کرنے کے نوٹس کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا تھا، جس کی بنیاد یہ تھی کہ بورڈ نے مارچ 1979 تک مدعاعلیہ کو 3,01,449.30 روپے کے بلوں کی عدم ادائیگی کی تھی۔ مدعاعلیہ دلیل یہ تھی کہ اپیل کنندہ بورڈ کے ساتھ کیے گئے کسی معاہدے کی عدم موجودگی میں چارج صرف اصل کھپت کی بنیاد پر لگایا جا سکتا ہے نہ کہ معاہدے کے مطالبے کی بنیاد پر۔ یہ مزید دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ بل متنازعہ ہونے کی وجہ سے، دفعہ 24(1) کے تحت کوئی نوٹس جاری نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس معاملے کو ایکٹ کی دفعہ 24(2) کے تحت فیصلے کے لیے صرف الیکٹریکل انسپکٹر کے پاس بھیجا جا سکتا تھا۔ عدالت عالیہ نے مدعاعلیہ کے دلائل کو قبول کر لیا اور مطالبے کے نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا اور اپیل کنندہ بورڈ کو ایک مینڈمس جاری کیا کہ جب تک تنازعہ قانون کے مطابق حل نہ ہو تب تک سپلائی لائن کو منقطع نہ کیا جائے۔

بورڈ کی طرف سے پیش کردہ اپیل پر، اس عدالت نے اصل کھپت کی بنیاد پر بلوں کی ادائیگی کے حوالے سے کچھ عبوری ہدایات جاری کیں۔ 9 مئی 1984 کو اپیل بورڈ نے بجلی کی فراہمی منقطع کر دی کیونکہ مدعاعلیہ بورڈ کے جاری کردہ بلوں کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہا۔ مدعاعلیہ کی طرف سے دائر درخواست پر، اس عدالت نے دونوں فریقوں کے قرارداد اور مشترکہ پیشکشوں پر اپنے حکم نمبر 1 کے ذریعے ہدایت کی کہ قابل ادائیگی رقم کا تعین ایک افسر کے ذریعے کیا جائے، جو حکومت کی طرف سے نامزد کیے جانے والے چیف انجینئر کے عہدے سے کم نہ ہو۔ مدعاعلیہ کے اس وعدے کے تابع کہ اس طرح طے شدہ رقم ایک ہفتے کے اندر ادا کی جائے گی اور اس کی تعمیل کی جائے گی، اس عدالت نے بورڈ کو بجلی کی فراہمی بحال کرنے کی ہدایت کی۔ تاہم اس طرح کی ادائیگی اپیل میں اٹھائے گئے حقوق اور تنازعات کے تعصب کے بغیر ہونی تھی۔ حکومت کی طرف سے نامزد چیف انجینئر، فریقین کو سننے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ یکم

اپریل 1977 سے فروری 1984 تک کی مدت کے لیے، مدعاعلیہ توانائی کی اصل کھپت اور اصل میں ادا کی گئی رقم کے لیے کریڈٹ دینے کی بنیاد پر 9,68,335.67 روپے کی رقم ادا کرنے کا ذمہ دار تھا، فروری 1984 تک بقایا واجبات 3,84,559.33 روپے، تھے۔ چیف انجینئر کی رپورٹ پر مدعاعلیہ کی طرف سے اعتراضات دائر کیے گئے تھے۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1: مدعاعلیہ چیف انجینئر کی رپورٹ سے باہر نکلنے کی کوشش نہیں کر سکا جو اس عدالت کے حکم کے مطابق پیش کی گئی ہے جس کی تاریخ 28.5.1984 ہے جو دونوں فریقوں کے قرارداد پر منظور کی گئی ہے، اس بنیاد پر کہ یہ اپیل میں موجود تنازعات پر تعصب کے بغیر تھا۔[E-G-678]

.2. اگرچہ ابتدائی طور پر تنازعہ 1979 تک جمع کرائے گئے بلوں سے متعلق تھا جس تاریخ کو عدالت نے حکم منظور کیا تھا یعنی 28.5.1984 پر، تنازعہ فروری 1984 تک وصول کی گئی رقم کے حوالے سے تھا نہ کہ اصل رقم کے حوالے سے جو تحریری درخواست کا موضوع تھا۔[B-C-679]

.3. چیف انجینئر نے ذمہ داری کا تعین معاہدے کے مطالبے کی بنیاد پر نہیں بلکہ اصل کھپت کی بنیاد پر کیا تھا۔[D-E-679]

.4. یہ حقیقت کہ 1979 تک اٹھائے گئے بلوں سے متعلق تنازعہ کو بجلی ایکٹ کی دفعہ 24(2) کے تحت چیف انسپکٹر کے پاس بھیجا گیا تھا، اس کے بعد کی پیش رفت کی روشنی میں اس پر غور کیا جانا چاہیے اور الیکٹریکل انسپکٹر کے ذریعے منظور کیا جانے والا کوئی بھی حکم مدعاعلیہ کی ذمہ داری کا تعین کرنے میں چیف انجینئر کے ذریعے لیے گئے حتمی فیصلے پر غالب نہیں آسکتا۔[G-H-679،
A-B-680]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 921۔ 1980 کی دہائی۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے C.W.J.C کے فیصلے اور حکم سے۔ 1979 کا نمبر 1710۔

اپیل کنندہ کے لیے پرمود سوروپ اور پروین سوروپ

جواب دہندگان کے لیے ایس بی سنیل اور پی پی سنگھ

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس۔ یہ اپیل 1978 کے سول رٹ دائرہ اختیار کیس نمبر 1710 میں 7 ستمبر 1979 کو پٹنہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔

مدعا علیہ نے رٹ پٹیشن دائر کی جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے انڈین الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 کی دفعہ 24(1) کے تحت جاری کردہ نوٹس کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) اس بنیاد پر کہ لائسنس یافتہ اور برقی توانائی کے صارف کے درمیان حقیقی تنازعہ موجود ہے اور اس طرح ایکٹ کی دفعہ 24(1) توضیعات لاگو نہیں ہوں گی۔ مدعا علیہ صارف کا معاملہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ ہوٹل کو توانائی فراہم کر رہا ہے لیکن مذکورہ مدعا علیہ نے کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے اور اس لیے اپیل کنندہ اصل کھپت کی بنیاد پر چارج کیے جانے کا حقدار ہے نہ کہ کسی قرارداد کے مطالبے کی بنیاد پر۔ تاہم، اپیل کنندہ نے معاہدے کے مطالبے کی بنیاد پر استعمال ہونے والی توانائی کے سلسلے میں بل پیش کیے جو مدعا علیہ نے ادا نہیں کیے اور بلوں کے تحت وصول کی گئی رقم کی ادائیگی میں اس طرح کے ڈیفالٹ کے لیے اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت بندش کا نوٹس جاری کیا۔ مدعا علیہ کے کیس کے مطابق اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ بلوں کو متنازعہ ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ کی طرف سے دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی نوٹس جاری نہیں کیا جا سکتا تھا اور معاملہ صرف الیکٹریکل انسپکٹر کو فیصلے کے لیے بھیجا جا سکتا ہے جیسا کہ دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے مذکورہ موقف سے اختلاف کیا اور پیش کیا کہ مدعا علیہ استعمال شدہ توانائی کے سلسلے میں اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے بلوں کی ادائیگی میں ناکام ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 24(1) کے تحت نوٹس جاری کرنے میں مکمل طور پر جائز تھا اور اس میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔ عدالت عالیہ متنازعہ فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچی کہ لائسنس یافتہ، یعنی بہار اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اور صارف، مدعا علیہ کے درمیان کوئی قرارداد نہیں ہوا تھا۔ یہ مزید اس نتیجے پر پہنچا کہ فریقین کے درمیان کسی قرارداد کی عدم موجودگی میں بورڈ قرارداد کے مطالبے کی بنیاد پر بل بڑھانے کا حقدار نہیں تھا اور صرف توانائی کی اصل کھپت کی بنیاد پر چارج کر سکتا ہے۔ آخر کار، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ لائسنس یافتہ اور صارف کے درمیان ایک حقیقی تنازعہ موجود ہے، اور اس لیے، جب تک کہ یہ تنازعہ سیکشن 24 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت الیکٹریکل انسپکٹر کے ذریعے کیے گئے عزم کے ذریعے حل نہیں ہو جاتا، لائسنس یافتہ ایکٹ کی دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت طاقت کے استعمال میں منقطع ہونے کا نوٹس جاری کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ لہذا عدالت عالیہ نے ڈیمانڈ کے نوٹس اور منقطع کرنے کی دھمکی کو کالعدم قرار دے دیا اور لائسنس یافتہ کو ایک مینڈمس جاری کیا کہ وہ سپلائی لائن کو منقطع نہ کرے جب تک کہ تنازعہ قانون کے مطابق حل نہ ہو۔ عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ جب تک تنازعہ بالآخر حل نہیں ہو جاتا، صارف توانائی کی اصل کھپت کی بنیاد پر وصول کیے جانے کا ذمہ دار ہوگا۔ جمع شدہ بقایا کی رقم جو لائسنس یافتہ کو منقطع کرنے کے نوٹس میں مارچ 1979 تک 3،1،449، 30 روپے بتائی گئی تھی جسے عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے کالعدم قرار دے دیا تھا۔ اس عدالت نے یکم مئی 1981 کو ہدایت دی کہ مدعا علیہان کھپت کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے انہیں جمع کرائے گئے بلوں پر واجب الادا رقم ادا کریں گے اور مستقبل کے بلوں کی ادائیگی مدعا علیہان کی طرف سے وقتاً فوقتاً اصل کی بنیاد پر کی جائے گی اور اس طرح کے بلوں کی ادائیگی اور ادائیگی فریقین کے حقوق اور تنازعات پر تعصب کے بغیر ہوگی۔ 5 مئی 1982 کے ایک اور حکم نامے کے ذریعے اس عدالت نے مزید اشارہ کیا کہ فی الحال بورڈ دونوں کے ضرب کے اطلاق سے کوئی توانائی چارج وصول نہیں کرے گا۔ اس کے بعد، چونکہ مدعا علیہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ بلوں کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہا، اس لیے مدعا علیہ کو بجلی کی فراہمی 9 مئی 1984 کو منقطع کر دی گئی۔ لہذا مدعا علیہ نے بورڈ کو بجلی کی فراہمی کا نتیجہ بحال کرنے اور اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران بورڈ کو اس عدالت کی اجازت کے بغیر سپلائی منقطع کرنے سے روکنے کے لیے ضروری ہدایت کے لیے درخواست دائر کر کے اس

عدالت سے رجوع کیا، جسے 1984 کے سی ایم پی نمبر 23405 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ مذکورہ درخواست میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل کنندہ بورڈ نے زیادہ سے زیادہ معاہدے کے مطالبے کے 325 کے وی اے کی بنیاد پر غلط نتیجے کی بنیاد پر بڑھے ہوئے بل دیتے رہے جسے پٹنہ عدالت عالیہ نے پہلے ہی کالعدم قرار دے دیا ہے اور جو اس عدالت جاری کردہ عبوری احکامات کے منافی ہے جیسا کہ پہلے کہا گیا تھا۔ اس عدالت نے اس درخواست کو مندرجہ ذیل ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا :

" دونوں فریقوں کے وکیل نے مشترکہ طور پر میرے سامنے پیش کیا ہے کہ فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ قابل اطلاق ٹیرف کی شرحوں کے مطابق برقی توانائی کے حقیقی استعمال کے لیے چارجز کے ذریعے اپیل میں مدعا علیہ کی طرف سے قابل ادائیگی صحیح رقم کا تعین کوئی بھی افسر کر سکتا ہے جو سیکرٹری، محکمہ توانائی، حکومت بھارت کے ذریعے نامزد چیف انجینئر کے عہدے سے کم نہ ہو۔ یہ تجویز مجھے منصفانہ اور منصفانہ معلوم ہوتی ہے جسے اس کے مطابق قبول کیا جاتا ہے اور سکریٹری، محکمہ توانائی، اس سوال پر غور کرنے کے لیے کہ ہوٹل ستکار (پی) لمیٹڈ کی طرف سے بہار اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ، پٹنہ کو اصل کھپت کو مدنظر رکھتے ہوئے کھپت چارجز کے طور پر کتنی رقم، اگر کوئی ہے، آج تک قابل ادائیگی ہے، اوپر بتائے گئے عہدے کے کسی بھی افسر کو نامزد کرے گا۔ اس طرح کا فیصلہ دہلی یا پٹنہ میں ان کے نمائندوں کے دونوں فریقوں کو سننے کے بعد کیا جائے گا جو سکریٹری، محکمہ توانائی کے ذریعہ نامزد افسر کے لیے آسان ہوگا۔ رقم کا پورا عمل یا تعین آج سے چار ہفتوں کے اندر مکمل کیا جانا چاہیے۔ جواب دہندہ سکریٹری، محکمہ توانائی کے ذریعہ نامزد افسر کے ذریعہ اس طرح کی رقم کے تعین کی تاریخ سے ایک ہفتے کے اندر بہار بجلی بورڈ کو ادائیگی کرنے کے لیے آج دن کے دوران ایک اقدام دائر کرے گا۔ اس شرط کی تکمیل کے تابع بہار ریاستی بجلی بورڈ کو مدعا ہوٹل اسٹیکر (پی) لمیٹڈ کو فوری طور پر بجلی کا نتیجہ بحال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اگر مدعا علیہ ہوٹل اسٹیکر واجب الادا رقم کے تعین کے ایک ہفتے کے اندر ادائیگی میں ناکام ہو جاتا ہے یا ڈیفالٹ ہو جاتا ہے، تو بہار اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے لیے بجلی کا نتیجہ منقطع کرنا کھلا رہے گا۔ اس حکم کے مطابق مدعا علیہ کی طرف سے کی جانے والی ادائیگی اس عدالت سامنے زیر التواء اپیل میں اٹھائے گئے حقوق اور تنازعات پر تعصب کے بغیر ہوگی۔"

اس عدالت کے مذکورہ حکم کے مطابق چیف انجینئر، سنٹرل الیکٹرسٹی اتھارٹی کو سکریٹری، محکمہ پاور وزارت توانائی نے اس سوال میں جانے کے لیے نامزد کیا تھا کہ جواب دہندہ کے ذریعہ اب تک کتنی رقم، اگر کوئی ہے، قابل ادائیگی ہے۔ مذکورہ چیف انجینئر نے فریقین کو سنا اور اپنا اپنا مقدمہ پیش کرنے کا موقع دیا اور اپنے سامنے پیش کیے گئے تمام متعلقہ کاغذات اور دستاویزات کا تجزیہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اپریل 1977 سے فروری 1984 تک مدعا علیہ اپیل کنندہ کو ادائیگی کرنے کا ذمہ دار ہے۔ روپے کی رقم 9,68,335.67 اصل کھپت کی بنیاد پر استعمال کی گئی توانائی کے لیے اور مذکورہ رقم میں سے صارف نے کل 5,83,776.34 روپے ادا کیے ہیں اور اس وجہ سے فروری 1984 تک کے بقایاجات 3,84,559.33 روپے بنتے ہیں۔ مدعا علیہ کی جانب سے چیف انجینئر کی مذکورہ رپورٹ پر اعتراض بھی اس عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے ماہر وکیل جناب پرمود سوروپ نے دلیل دی کہ فریقین کے درمیان قرارداد کے پیش نظر اس عدالت نے 28 مئی 1984 کو حکم منظور کیا تھا کہ چیف انجینئر کے عہدے سے کم کے افسر کو سکریٹری، محکمہ توانائی، حکومت انڈیا کے ذریعے پورے تنازعہ میں جانے کے لیے نامزد کیا جائے اور مذکورہ چیف انجینئر نے تنازعہ میں جانے اور مدعا علیہ کی ذمہ داری کا تعین کرنے کے بعد، فریقین اسی کے پابند ہیں اور پٹنہ عدالت عالیہ کے ذریعے اخذ قابل نتیجے کی قانونی حیثیت کا جائزہ لینا اب ضروری

نہیں ہے۔ دوسری طرف مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر سنیل نے دعوی کیا کہ مذکورہ چیف انجینئر کی طرف سے پیش کی قابل رپورٹ واضح طور پر غلط ہے، اور اس وجہ سے مدعاعلیہ کو ذمہ داری کا پابند نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ پایا گیا ہے اور مزید پٹنہ عدالت عالیہ کا فیصلہ ناقابل قبول ہے۔ قابل وکیل نے مزید دلیل دی کہ 28 مئی 1984 کا اس عدالت کا حکم ہی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مدعاعلیہ کی طرف سے کی جانے والی ادائیگی اس عدالت سامنے زیر التواء اپیل میں اٹھائے گئے حقوق اور تنازعات پر تعصب کے بغیر ہوگی۔ مسٹر سنیل نے مزید دعوی کیا کہ اس عدالت کی طرف سے منظور کیا گیا مذکورہ حکم بورڈ کی طرف سے اپیل کے زیر التواء ہونے اور اس کی عدم ادائیگی کے لیے بجلی کی فراہمی منقطع کرنے کے دوران اٹھائے گئے ایک نئے مطالبے کے سلسلے میں تھا اور اس میں اس مدت کے مطالبے کا احاطہ نہیں کیا جائے گا جو پٹنہ عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشن میں موضوع تھا اور جو اس عدالت میں اپیل کا موضوع ہے۔

حریفوں کی عرضیوں پر غور کرنے اور متعلقہ دستاویزات اور اس عدالت ذریعے منظور کیے گئے متعدد احکامات پر اپنا ذہن لگانے کے بعد ہماری رائے ہے کہ اس عدالت کو فریقین کے قرارداد پر 28 مئی 1984 کا حکم منظور کرنے پر آمادہ کیا گیا تھا تاکہ اس تنازعہ کی جانچ چیف انجینئر کے عہدے سے کم کے افسر کے ذریعے نہ کی جائے جسے سکریٹری، محکمہ توانائی، حکومت انڈیا نامزد کرے۔ مذکورہ چیف انجینئر نے متعلقہ فریقین کی طرف سے اپنے سامنے پیش کردہ دستاویزات کی جانچ پڑتال کی اور فروری 1984 تک پوری ذمہ داری کا تعین کرنے کے بعد مدعاعلیہ اس بنیاد پر مذکورہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتا کہ مذکورہ حکم اپیل میں اٹھائے جانے والے تنازعات پر تعصب کے بغیر تھا۔ جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے، فریقین کے درمیان تنازعہ یہ تھا کہ آیا بورڈ فریقین کے درمیان کسی قرارداد کی عدم موجودگی میں قرارداد کے مطالبے کی بنیاد پر مطالبات اٹھانے میں جائز تھا اور عدالت عالیہ نے حکم دیا تھا کہ مطالبہ صرف توانائی کی اصل کھپت کے مطابق اٹھایا جاسکتا ہے۔ ریکارڈ پر موجود مواد سے یہ مزید ظاہر ہوتا ہے کہ جو میٹر توانائی کی کھپت کو ریکارڈ کرنے کے لیے نصب کیے گئے تھے وہ صرف 5 ایم پی کے لیے موزوں تھے اور ان کے ڈائلز کو 100 ایم پی 200 ایم پی 300 ایم پی یا 400 ایم پی کے بوجھ کے مطابق کھپت درج کرنے کے لیے کیلیبریٹ کیا گیا تھا۔ یہ مزید واضح کرتا ہے کہ اگرچہ ابتدائی طور پر تنازعہ ان بلوں سے متعلق تھا جو سال 1979 تک جمع کیے گئے تھے لیکن اس عدالت میں اپیل کے زیر التوا ہونے کے دوران جب بورڈ کی طرف سے تازہ بل بھی جمع کیے گئے تھے اور مدعاعلیہ نے وہی ادا نہیں کیا، تو اپیل کنندہ نے منقطع کرنے کی کارروائی کی اور جواب دہندہ نے دوبارہ رابطہ کرنے کے لیے ضروری ہدایت کے لیے اس عدالت سے رجوع کیا۔ یہ ان تمام مواد پر غور کرنے پر ہے اور فریقین کے درمیان قرارداد پر اس عدالت نے 28 مئی 1984 کو حکم منظور کیا کہ پورے تنازعہ کی دوبارہ جانچ چیف انجینئر کے عہدے سے کم کے کسی بھی افسر کے ذریعے کی جائے جسے سکریٹری، محکمہ توانائی حکومت بھارت کے ذریعے نامزد کیا جائے۔ اس طرح اس عدالت نے 28 مئی 1984 کو حکم منظور کرنے کی تاریخ کو فریقین کے درمیان تنازعہ فروری 1984 تک وصول کی گئی رقم کے حوالے سے تھا نہ کہ اصل رقم جو رٹ پٹیشن کا موضوع تھی۔ یہ پوزیشن اور معاملہ حکومت بھارت کے ایک افسر کے ذریعہ باضابطہ طور پر جانچ پڑتال کی گئی ہے اور رقم پر پہنچنے کے بعد فریقین نے اس تنازعہ پر اتفاق کیا ہے کہ اس طرح کے افسر کے ذریعہ دوبارہ جانچ پڑتال کی جائے، اس لیے مدعاعلیہ کے لیے یہ دعوی کرنا جائز نہیں ہے کہ وہ اس طرح کے فیصلے کے پابند نہیں ہیں۔ جہاں تک چیف انجینئر کی رپورٹ پر اعتراضات کی اہلیت کا تعلق ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ چیف انجینئر نے معاہدے کی طلب کی بنیاد پر نہیں بلکہ توانائی کی اصل کھپت کی بنیاد پر ذمہ داری کا تعین کیا ہے۔ تاہم، مسٹر سنیل کی دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (2) کے لحاظ سے جب معاملہ الیکٹریکل

انسپکٹر کے پاس بھیجا گیا ہے اور مذکورہ الیکٹریکل انسپکٹر نے مدعاعلیہ کے حق میں تنازعہ کا تعین کیا ہے، اس طرح کے قانونی عزم کو اس وقت تک منظوری نہیں دی جا سکتی جب تک کہ اسے کسی اعلی اتھارٹی کے ذریعے کالعدم نہ کر دیا جائے۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ چیف انجینئر کی طرف سے لاگو ضرب عنصر موجودہ معاملے کے حقائق اور حالات پر بالکل لاگو نہیں ہوتا ہے جب کہ کسی بھی وقت میٹر میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ ہم خود کو مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر سنیل کی طرف سے اٹھائے گئے ان اعتراضات کو قبول کرنے سے قاصر پاتے ہیں۔ 1979 تک اٹھائے گئے بلوں کے مطابق ادائیگی کرنے کے لیے مدعاعلیہ کی ذمہ داری کے حوالے سے تنازعہ کے سلسلے میں اس میں کوئی شک نہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت الیکٹریکل انسپکٹر کے پاس بھیجا گیا تھا۔ لیکن اس عدالت میں اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران جب اپیل گزار کی طرف سے مزید بل اٹھائے گئے اور اس کی عدم ادائیگی کے لیے برقی نتیجہ منقطع کر دیا گیا اور مدعاعلیہ نے اسے چیلنج کیا اور بالآخر اس عدالت سامنے حکومت بھارت کے ایک آزاد افسر کے ذریعے پورے تنازعہ کی جانچ پڑتال کرنے پر اتفاق کیا اور اس عدالت نے بالآخر 28 مئی 1984 کو حکم منظور کیا، استعمال شدہ توانائی کی ادائیگی کے لیے مدعاعلیہ کی ذمہ داری کے حوالے سے پورا تنازعہ شیف انجینئر کے سامنے تھا اور اس کے نتیجے میں دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت الیکٹریکل انسپکٹر کے ذریعے منظور کیا گیا کوئی بھی حکم مدعاعلیہ کی ذمہ داری کا تعین کرنے میں چیف انجینئر کے ذریعے لیے گئے حتمی فیصلے کو ختم نہیں کر سکتا۔ اس لیے مسٹر سنیل کے اعتراضات کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

مذکورہ احاطے میں پٹنہ عدالت عالیہ کا متنازعہ فیصلہ الٹ جاتا ہے اور فروری 1984 تک استعمال ہونے والی توانائی کے لیے چیف انجینئر کی طرف سے مقرر کردہ مدعاعلیہ کی ذمہ داری قابل نفاذ ہو جاتی ہے۔ جواب دہندہ پہلے سے ادا کی گئی رقم کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد مذکورہ عزم کے مطابق ادائیگی کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اپیل کو مذکورہ ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ڈی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:16
I am the author of this document